سوال

(141) وضو کا مکمل طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت میں مطلوب وضو کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی وضو کے دو پہلو ہیں:

1۔ وہ فرائض وواجبات جن کے بغیر وضو صحیح نہیں ہوتا اور وضو کے یہ فرائض وواجبات حسب ذیل آیت کریمہ میں مذکور ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ... سورة المائدة ٦

''مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو۔''

گویا فرائض وواجبات یہ ہیں: چہرے کا ایک بار دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا بھی اسی میں شامل ہے، پھر دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے کنارے سے لے کر کہنیوں تک ایک بار دھونا۔ ضروری ہے کہ وضو کرنے والا اپنے دونوں بازوؤں کو دھوتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو بھی بازوؤں کے ساتھ دھوئے، بعض لوگ اس بات سے غافل ہیں اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک ایک بار دھونا۔ تو یہ ہیں وضو کے فرائض وواجبات جن کے بغیر چارہ نہیں۔

2۔ وضو کے مستحبات: وضو شروع کرتے ہوئے انسان بسم اللہ پڑھے، دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھوئے، پھر تین چلوؤں کے ساتھ تین تین بار کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے، پھر چہرے کو تین بار دھوئے، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین بار دھوئے، پہلے دائیں اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوئے، پھر ایک بار سر کا مسح کرے اور وہ اس طرح کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو تر کرلے اور پھر انہیں سر کے ابتدائی حصے سے آخر تک لے جائے، پھر آخر سے ابتدائی حصے تک لے آئے، پھر دونوں کانوں کا مسح کرے، دونوں انگشت شہادت کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرے اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ دونوں کانوں کے باہر کی طرف مسح کرے، پھر دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک تین تین بار دھوئے، پہلے دائیں اور پھر بائیں پاؤں کو دھوئے اور پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (صحيح مسلم، الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ح: 234(554)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کے بندے اور رسول ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے پھر پڑھے:

" اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ " جامع الترمذي، الطهارة، باب في مايقال بعد الوضوء، ح: 55)

''اے اللہ! تو مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں شامل کر لے اور مجھے خوب پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے۔''

جب کوئی شخص اس طرح وضو کرے گا، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ وہ ان میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ثابت ہے۔ (صحيح مسلم: الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، حديث: 234)

مریض طہارت کر طرح حاصل کرے؟

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ مریضوں پر طہارت اور نماز کے بارے میں کیا واجب ہے۔ مریض کے لیے مخصوص احکام ہیں کیونکہ وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے، جس میں اسلامی شریعت نے خاص رعایتیں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے دین حنیف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جو بے حد آسان دین ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ   ٧٨ ... سورة الحج

''اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی''

اور فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ   ١٨٥ ... سورة البقرة

''اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا''

اور فرمایا:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا   ١٦ ... سورة التغابن

''سو جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام کو سنو اور (اس کے) فرمانبردار رہو۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ" (صحيح البخاري، الإيمان، باب الدين يسر، ح: 39)

''بے شک دین آسان ہے۔''

اور فرمایا:

"إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ" (صحيح البخاري، الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ح: 7288، وصحیح مسلم، الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، ح: 1337)

''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں، تو اس کی مقدور بھر اطاعت بجالاؤ۔''

اسی اساسی قاعدے کی بنیاد پر اللہ تعالی نے عذر والے لوگوں سے ان کے عذر کے بقدر ان کی عبادت میں تخفیف کردی ہے تاکہ وہ کسی حرج و مشقت کے بغیر اللہ کی عبادت کر سکیں۔ درج ذیل میں مریض کے لیے ضروری ہدایات ذکر کی جاتی ہیں:

مریض کے لیے واجب ہے کہ وہ پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرے اور حدث اصغر کی صورت میں وضو اور حدث اکبر کی صورت میں غسل کرے۔

اگر وہ پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے سے عاجز ہو یا پانی کے استعمال کی صورت میں مرض میں اضافے کا خوف ہو یا صحت یابی کے حصول میں تاخیر کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرلے۔

تیمم کی کیفیت یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک بار زمین پر مارے اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے سارے چہرے پر پھیرے اور ایک دوسری ہتھیلی کے ساتھ ان دونوں پر مسح کرے۔

مریض اگر خود طہارت حاصل نہ کر سکتا ہو تو اسے وضو یا تیمم کوئی دوسرا شخص کروادے۔ تیمم کے لیے وہ شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے اور پھر ان دونوں کو مریض کے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر پھیر دے۔ اسی طرح اگر وہ ازخود وضو نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اسے وضو کروادے۔

اگر اس کے کسی عضو طہارت میں زخم ہو تو وہ اسے پانی کے ساتھ دھوئے، اگر پانی کے ساتھ دھونے سے تکلیف یا مرض میں اضافہ ہو تو وہ اس پر مسح کرلے اور وہ اس طرح کہ اپنے ہاتھ کو پانی سے تر کرلے اور اسے زخم پر پھیر دے اور اگر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو وہ اس زخم پر بھی تیمم کرلے۔

اگر کوئی عضو ٹوٹا ہوا اور اس پر پٹی بندھی ہو یا پلستر لگا ہو تو وہ اسے دھونے کے بجائے، پانی کے ساتھ مسح کرلے، اسے تیمم کی ضرورت نہیں کیونکہ دھونے کے بجائے مسح کیا جا سکتا ہے۔

یہ بھی جائز ہے کہ وہ دیوار پر ہاتھ پھیر کر تیمم کرلے یا کسی دوسری ایسی پاک چیز پر ہاتھ پھیر کر تیمم کرے جس پر غبار پڑا ہوا ہو، دیوار پر اگر کسی ایسی چیز کی تہہ ہو جو زمین کی جنس سے نہ ہو، مثلاً: اس پر پلستر وغیرہ کیا گیا ہو تو اس کے ذریعہ تیمم نہ کرے الا یہ کہ اس پر غبار موجود ہو۔

اگر زمین، دیوار یا کسی ایسی چیز کے ذریعہ تیمم کرنا ممکن نہ ہو، جس پر غبار ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ مٹی کو کسی برتن یا رومال میں رکھ لیا جائے اور اس کے ساتھ تیمم کرلیا جائے۔

اگر وہ ایک نماز کے لیے تیمم کرے اور دوسری نماز کے وقت تک اس کی طہارت باقی ہو تو وہ اس نماز کو بھی پہلے تیمم ہی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے، اب دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم نہ کرے کیونکہ اس کی طہارت برقرار ہے اور وہ (طہارت ختم کرنے والی) کسی چیز کے ساتھ ختم نہیں ہوئی۔

مریض کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے بدن کو تمام نجاستوں سے پاک رکھے اور اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو تو وہ حسب حال نماز پڑھ لے، اس کی نماز صحیح ہوگی اور اسے اس کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں۔

مریض کےلیے واجب ہے کہ وہ پاک کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ اس کے کپڑے اگرناپاک ہوجائیں تو دھونا یاانہیں پاک کپڑوں کے ساتھ تبدیل کرلینا واجب ہے اوراگرایسا ممکن نہ ہوتووہ حسب حال نماز پڑھ لے،اس کی نماز صحیح ہوگی اوراس کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں۔

مریض کےلیے واجب ہے کہ وہ کسی پاک چیزپر نماز پڑھے۔ اگراس کی جگہ ناپاک ہوگئی ہوتواسے دھونا یاکسی پاک چیز سے بدلنا یااس پر کوئی پاک چیزڈال دینا واجب ہے۔ اوراگر ممکن نہ ہوتووہ حسب حال نماز پڑھ سکتا ہے اس کی نماز صحیح ہوگی اوراس کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔

مریض کےلیے یہ جائز نہیں کہ طہارت سے معذوری کی وجہ سے نماز کووقت سے موخرکرے بلکہ اسے چاہیے کہ مقدوربھر طہارت حاصل کرکے نماز کواس کے وقت پراداکرے، خواہ اس کے بدن،کپڑے یااس کی جگہ پر کوئی ایسی ناپاکی ہو،جسے دور کرنے سے وہ عاجز ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ203

محدث فتویٰ